لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة

ہفت روزہ
# بدر
قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ممالک غیر
۷/۱/۲ روپے
فی پرچہ ۲ ۱/۲

جلد ۵ | ۷/صلح ۱۳۳۵ ہش - ۲۲/جمادی الاول ۱۳۷۵ھ - ۷/جنوری ۱۹۵۶ء | نمبر ۱


سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

# پیغام

## بنام جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے لئے ذیل کا پیغام ارسال فرمایا جو آپ کے ارشاد کے مطابق آپ کے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے ۲۶/دسمبر کو جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقعہ پر پڑھ کر سنایا۔ (ادارہ)

~~~~~~~~~~

برادران جماعت احمدیہ ہندوستان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

پارٹیشن کے بعد اکثر حصہ جماعت کا پاکستان آگیا اور ادھر جماعت بہت کم رہ گئی۔ مگر بڑا نقص یہ ہوا ہے کہ جماعت کے اکثر حصہ اور خود میرے ادھر آجانے کی وجہ سے وہ جوش اور اخلاص ہندوستانی جماعت میں نہیں رہا ہے جو پہلے ہوتا تھا۔

اے عزیزو! مذہب کا تعلق کسی شخص یا چند افراد سے نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر شخص کا تعلق خدا تعالیٰ سے براہ راست ہے۔ پس ہمت کرو اور دلوں کو مضبوط کرو اور تبلیغ کو وسیع کرو۔ اور اپنے اردگرد کے ہر مذہب اور ملت کے آدمیوں تک پیغام حق پہنچاؤ۔ خصوصاً قادیان کی جماعت کو چاہیئے کہ اپنے اردگرد کے ہندوؤں اور سکھوں سے ایسے گھل مل کر رہیں۔ اور ایسے پریم و محبت سے رہیں کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ احمدی ان کی ترقی کے خواہاں ہیں ان کے بدخواہ نہیں۔ حضرت باوا نانک کو دیکھو کس طرح اکیلے اُٹھے اور خالص اسلامی علاقوں ملتان اور ہزارہ۔ چلے گئے وہاں دعائیں کیں اور چلہ کشیاں کیں اور اپنے سے محبت پیدا کرنے والے لوگ پیدا کر لئے۔ تم بھی اگر خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو گے اور تہجد اور ذکر الٰہی پر زور دو گے تو تمہارے اردگرد کے رہنے والے لوگ تم سے دعائیں کروائیں گے۔ تم سے محبت کریں گے اور تمہاری بزرگی کا اثر ان کے دلوں پر ہوگا۔ اب تم میں سے ہر شخص یہ بھول جائے کہ وہ زید یا بکر ہے بلکہ یہ یقین کرے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اس ملک میں نمائندہ ہے۔ پس اپنے مقام کو سمجھو اور مجھے یہ خوشخبریاں بھجواؤ کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری زبانوں میں اثر دیا ہے اور جوق در جوق لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور تمہارے ایمانوں میں اتنی طاقت دی ہے کہ قادیان کی مالی حالت روز بروز درست ہوتی جا رہی ہے اور تبلیغ کا سلسلہ وسیع ہو رہا ہے۔

والسلام

"مرزا محمود احمد"

# جماعت احمدیہ کا چونسٹھواں سالانہ جلسہ

## سینکڑوں اور ہزاروں نفوس کا اجتماع

### پرسوز دعائیں۔ ذکر الٰہی کی مجالس حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور پیغام اور خطاب علماء سلسلہ کی پُر از معلومات تقاریر

بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ عرصہ چونسٹھ سال سے باقاعدہ اپنے سالانہ جلسے منا رہی ہے۔ جن میں اکناف عالم سے آنے والے سینکڑوں اور ہزاروں افراد کو خالص روحانی ماحول میں اسلام واحمدیت کی تعلیم اس کی تبلیغی سرگرمیوں اور خدمت خلق کے حالات اور مواعظ حسنہ سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ تقسیم ملک کے بعد یہ اجتماع احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کے علاوہ پاکستان میں بھی باقاعدہ منعقد ہو رہا ہے۔ چنانچہ امسال ۲۶/۲۷/۲۸/ دسمبر کو قادیان اور دارالہجرت ربوہ (پاکستان) میں یہ اجتماعات اپنی پوری شان سے منعقد ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

### جلسہ سالانہ قادیان

قادیان ۶/جنوری ۱۹۵۶ء۔ الحمد للہ کہ قادیان کا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اور احباب نیا جوش اور نیا ولولہ لے کر اور یہ عزم کر کے اپنے وطنوں کو واپس ہوئے کہ حصول تقوےٰ کے لئے وہ کوشاں رہیں گے۔ اور بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز رہیں گے۔ اور دعاؤں کو اپنا شعار بنائیں گے۔ اور خدمت خلق اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہمہ تن مصروف رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت دے تا ہم روحانی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر سکیں اور اس کے وعدے ہمارے ہاتھوں سے پورے ہوں (تفصیلی رپورٹ دوسری جگہ پر درج ہے)

### جلسہ سالانہ ربوہ

امسال ربوہ کی مقدس سرزمین میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ حسب معمول ۲۶/دسمبر ۱۹۵۵ء سے ۲۸/دسمبر ۱۹۵۵ء تک جاری رہنے کے بعد بدھ کی شام کو اختتام پذیر ہو گیا۔ جلسہ میں پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے قریباً پچاس ہزار احمدی احباب اور بہنوں کے علاوہ بیرون انڈونیشیا۔ عدن۔ شام۔ فلسطین۔ مشرقی افریقہ۔ مغربی افریقہ۔ ماریشس۔ امریکہ۔ ڈچ گی آنا۔ اور ٹرینیڈاڈ کے احمدی احباب نے بھی شرکت کی سعادت حاصل کی۔ نیز ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے جج ہز ایکسی لینسی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اور حیدرآباد دکن کے حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیز اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت کے دو بین ماہر Dr. [illegible] اور [illegible] & Miller نے بھی جو امداد باہمی کے امور سے متعلق حکومت پاکستان کو مشورہ دینے کے لئے لاہور آئے ہوئے تھے اپنے طور پر ان ایام میں ربوہ آ کر جماعت احمدیہ کے اس سالانہ اجتماع میں جو گزشتہ ۶۴ سال سے منعقد ہو رہا ہے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ دستور کے مطابق ۲۶/دسمبر ۱۹۵۵ء کو بیر کے روز ۱/۲ ۱ بجے کے قریب جلسہ گاہ میں تشریف لا کر جو حضرت گرلز ہائی سکول کی زیر تعمیر عمارت کے احاطہ میں بنائی گئی تھی اپنے افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ اس بابرکت جلسے کا افتتاح فرمایا۔ بعدہ تین روز تک جو مختلف اجلاس ہوئے ان میں دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے شمع احمدیت کے ہزار ہا پروانوں نے مختلف دینی اور علمی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سنیں۔ نیز وہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطابات سے مستفیض ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے کہ اس نے اپنی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز ارشادات اور نصائح سننے کا ایک بار پھر شرف عطا فرمایا۔ اور وہ اس طرح بالمواجہ اپنے علم اور عرفان و ایقان سے بہرہ یاب ہوئے۔ انہوں نے یہ بابرکت ایام تقاریر سننے کے علاوہ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کئے۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ مسجد مبارک میں التزام کے ساتھ باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی جس میں اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت خشوع و خضوع اور درد و سوز کے ساتھ غلبۂ اسلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اور اس طرح ربوہ کی سرزمین اجتماعی ذکر الٰہی سے اس طور پر معمور رہا کہ اس کی خاک پاک کا ذرہ ذرہ یسبح للہ ما فی السموات والارض کا مصداق نظر آنے لگا۔ جلسہ پر دعا کی درخواست کے چالیس تار متعدد بیرونی ممالک سے موصول ہوئے۔

قادیان میں جلسہ سالانہ ربوہ کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے مندرجہ ذیل دو برقیے موصول ہوئے جن میں ربانی پیغام
~~~~~~~~~~

# سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں ربوہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جلسہ سالانہ کے دوران میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اچھی رہی البتہ جلسہ کے بعد ۳۱ر دسمبر کو صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا۔ ویسے صحت اچھی ہے مگر تکان ہے — نیز ۲ر جنوری کو فرمایا:۔ طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں — نیز

ربوہ ۲ر جنوری۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ مگر ابھی تک اعصابی بے چینی کا سلسلہ کم و بیش چل رہا ہے۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو کل دن بھر درد اور گھبراہٹ کی شدید شکایت رہی۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## اخبار احمدیہ

قادیان ۲۳ر دسمبر۔ سکندر آباد (دکن) سے حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب مع فرزندان مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب و مکرم سیٹھ یوسف الہ دین صاحب مع اہل و عیال تشریف لائے۔ اور ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی خاطر شام کو روانہ ہوگئے۔

۲۵ر دسمبر۔ مسجد مبارک میں بعد نماز عشاء پرسوں بہ صدارت مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مکرم حکیم قیس مینائی صاحب آف کراچی نے ایک اور کل بہ صدارت مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت محترم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ نوجوان مدراس نے اور آج بہ صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ کلکتہ مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ مشرقی پاکستان اپنے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ محترم ایڈیٹر صاحب کی تقریر انگریزی میں تھی جس کا ترجمہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے سنایا۔

۳۰ر دسمبر۔ مکرم احمد اللہ صاحب ربوہ میں جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے کل وارد دارالامان ہوئے۔ اور آج براستہ بمبئی اپنے وطن جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کی علالت کی خبر آئی ہے۔ احباب ان کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۳ر جنوری۔ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ پرسوں قادیان تشریف لائے آج بعد نماز فجر آپ نے ربوہ میں جلسہ سالانہ کے چشم دید حالات سنائے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور تقاریر کا خلاصہ بیان فرمایا۔

• مورخہ ۱۴ر دسمبر کو عزیزی سعید احمد صاحب درویش قادیان کے ہاں لڑکا اور ۲۵ر کو ضیاء سراج الدین صاحب خادم مسیحا قصبہ کے ہاں پوتا (دختر بابو ناصر احمد صاحب کپور تھلہ) تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ (ہر دو) بچوں کو لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

قادیان ۳ر دسمبر۔ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد

## نیا سال مبارک ہو

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ربوہ سے نئے سال پر قادیان میں مبارکباد کا برقیہ ارسال فرمایا ہے۔ ہم اس موقعہ پر تمام احباب جماعت کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ وہ قادیان کے بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے ایک نئے عزم اور نئے جوش اور ولولے سے مراجعت فرمائے وطن ہوئے ہیں وہ اس جوش کو قائم رکھیں۔ اپنی اصلاح نفس۔ اپنی جماعتوں کی اصلاح۔ اسلام کی اشاعت خدمت خلق پر زور دیں اور ان امور کی کامیابی کے لئے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور فائز المرامی کے لئے درد مندانہ دعاؤں پر زور دیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف ابھی شدید بیمار ہیں ان کی نیز حضرت صاحبزادہ صاحب کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے احباب خاص طور پر دعائیں فرمائیں

---

پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے جو کل زیارت قادیان کے لئے آئے تھے آج واپسی سے قبل زیر صدارت ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ مسجد مبارک میں بعد نماز فجر جلسہ سالانہ کے ایمان افروز حالات سنائے

آج جامعۃ المبشرین ربوہ کے مندرجہ ذیل غیر ملکی طالب علم زیارت قادیان کیلئے تشریف لائے۔ (۱) مکرم کلوقا امری عبیدی صاحب سابق مقامی مبلغ علاقہ ٹانگانیکا (۲) مکرم علی بن صالح صاحب ڈوڈوما ٹانگانیکا (۳) مکرم محمد حنیف یعقوب صاحب ماریشس مشرقی افریقہ (۴) مکرم بشیر بن صالح صاحب دکماسی گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ (۵) مکرم یوسف عثمان کمبولایا صاحب (علاقہ ٹانگانیکا)

۵ر دسمبر بعد نماز فجر مسجد مبارک میں مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے جو کل ربوہ سے تشریف لائے تھے ایک مختصر تقریر میں بتایا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر کبیر کا کام شروع کر دیا ہے۔ صدر انجمن و انجمن تحریک جدید کی نگرانی بھی شروع فرما دی ہے اور بالعموم ظہر کے بعد مسجد میں تشریف فرما رہتے ہیں آپکی توجہ ایک تو اس طرف ہو کہ خوشخبری ملتی رہے کہ تبرکاً [illegible]

# حضرت اقدس امیر المومنین کا پیغام اور جماعت کے اہلِ فکر حضرات کے

## لمحۂ فکریہ!

(از جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ ناظر بیت المال قادیان)

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے موقعہ پر جو پیغام احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کے نام ارسال فرمایا ہے۔ وہ پیشتر ازیں احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کو مرکز کی طرف سے ارسال کیا جا چکا ہے اور اخبار بدر میں دوبارہ تمام دوستوں کی آگاہی اور تعمیل کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ حضور اقدس کا یہ پیغام اس بات کا متقاضی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے اور اپنے آپ کو جماعتی ترقی کے لئے ذمہ دار سمجھتے ہوئے اپنی جدوجہد کو تیز کرے۔

غفلت اور سستی کی وجوہات میں سے ایک بہت بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مخلصین جماعت اپنے نقائص کو محسوس کرنے کے باوجود عہدہ داران کی طرف سے تحریک کے منتظر رہتے ہیں اور کبھی افراد جماعت کی سستی عہدہ داران کی عملی کوشش کے راستہ میں روک بن کر رہ جاتی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں جماعت کے ہر فرد کو ہندوستان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلیفہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ قرار دیتے ہوئے اس نقطہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ہم خدا کے مسیح کی زندہ جماعت کے افراد ہیں۔ اور ایک زندہ خدا اور زندہ رسول کو ماننے والے ہیں اور اس پیغام کو ہندوستان کے ہر کونہ میں پہنچانا ہمارا اولین فرض ہے۔ پس ہم کو اپنی انفرادی حیثیت کو سمجھتے ہوئے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں دیوانہ وار قربانی اور ایثار سے اپنا قدم آگے بڑھانا چاہیئے۔ اور اسی سلسلہ میں جماعت کے اہل علم اور اہل فکر حضرات کی خصوصی ذمہ داری ہے۔ اُن کا فرض ہے کہ جماعت اپنے اپنے علاقہ میں لوگوں کو تبلیغ اور قربانی دعوت و مال کے لئے آمادہ کریں اور خود اپنے میں اخلاص اور قربانی کا بہترین نمونہ دکھائیں۔ وہ مرکز قادیان کی تنظیم کو مستحکم اور مضبوط بنانے کے لئے تبلیغی جدوجہد کو زیادہ مؤثر اور کارآمد بنانے کے لئے تربیت و اصلاح کی اغراض سے درویشوں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے وہ پوری غور و فکر کریں اور جو مفید تجاویز ان کے ذہن میں آئیں اُن سے مرکز قادیان کو اطلاع دیں تاکہ ان تجاویز کی روشنی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان تمام علاقوں کی مشکلات اور ضروریات کا صحیح جائزہ لے کر اپنے پروگرام کو زیادہ بہتر بنا سکے۔

۱۹۵۶ء کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ اس سال میں جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ وہ حضور کے ارشاد کی تعمیل کے لئے ایک نئے عزم نئے ولولہ اور مضبوط ارادہ کے ساتھ کوشش اور قربانی کے معیار کو بڑھائے اور سب سے ضروری امر یہ ہے کہ اپنی عملی جدوجہد کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے ذریعہ سے مدد طلب کرے۔ تا اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو نوازتے ہوئے بابرکت بنائے۔ اور ہمیں ہر مرحلہ پر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق میسر ہو۔ اور ہم حضور کی خدمت میں وہ خوشخبریاں بھجوانے والے بن سکیں جن کی حضور ہم سے توقع رکھتے ہیں۔ آمین۔

---

ہم لوگ معزز از جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ہندی گورمکھی میں قرآن مجید کے تراجم اور لٹریچر شائع کیا جائے۔ تیسرے جماعتہائے ہند باوجود اپنی قلت تعداد کے دین پر مضبوطی سے قائم اور تبلیغ میں منہمک ہوں۔ چوتھے درویشان قادیان اللہ تعالیٰ کے حضور وہ اعلیٰ قبولیت حاصل کریں اور اس کثرت سے ان کی دعائیں قبول ہوں کہ زمانہ ماضی کے صوفیاء کی طرح غیر مسلم طبقہ ان کی دعاؤں کی قبولیت اور نیکی کی وجہ سے [illegible]

## جلسہ سالانہ پر غیر مسلم معززین کی طرف سے دعوت چائے

قادیان آنے والے پاکستانی احباب کو چائے مٹھائی وغیرہ سے انفرادی طور پر سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ رئیس قادیان و سردار ہربنس سنگھ صاحب ساہنی سابق ذیلدار دھسکہ مالی رئیس سوہہ اور پنڈت ملک راج صاحب جنرل سیکرٹری کانگرس کمیٹی قادیان نے تواضع کی۔

مقدم الذکر دونوں اس سے قبل بھی ہر سال پاکستان کے احباب کو خوش آمدید کہتے اور تواضع کیا کرتے ہیں۔ اور ذیلدار صاحب موصوف گذشتہ تین سال تک امیر قافلہ مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور ان کے ساتھیوں کے قیام قادیان کے سارے اخراجات بھی برداشت کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

**دعائے نعم البدل** ۔ قادیان ۴ر جنوری ۱۹۵۶ء مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان کے ہاں لڑکا تولد ہوا جو چند گھنٹہ زندہ رہ کر وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکرم شیخ صاحب کو یہ دوسرا صدمہ ہے۔ کیونکہ گذشتہ سال بھی اسی طرح لڑکا تولد ہو کر جلد ہی فوت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل عطا فرما کر والدین کیلئے قرۃ العین کا باعث بنائے۔ آمین

# جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی روح پرور افتتاحی تقریر

ربوہ ۲۶ر دسمبر۔ آج پونے دس بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کا افتتاح فرمایا۔ حضور کی تشریف آوری پر حاضرین جلسہ نے تکبیر اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں کے ساتھ حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور نے ایک مختصر مگر پُر معارف تقریر کے بعد جلسہ کے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔ مکمل افتتاحی تقریر انشاء اللہ عنقریب ہدیۂ احباب کی جائیگی۔ سردست اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

## علالتِ طبع کا ذکر

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی تقریر کے آغاز میں اپنی علالت طبع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ گزشتہ بارہ ماہ کے دوران میری صحت میں بہت بڑا فرق پڑ چکا ہے۔ بارہ ماہ قبل میں بالکل تندرست تھا۔ لیکن اب بیمار ہوں۔ گو اللہ تعالےٰ نے اصل مرض سے بہت حد تک شفا عطا فرما دی ہے۔ اور یورپین ڈاکٹروں نے یہ کہا ہے کہ آپ کو معجزانہ طور پر صحت ملی ہے۔ لیکن بیماری کے کچھ اثرات ابھی باقی ہیں۔ جن کی وجہ سے میں پہلے کی طرح کام نہیں کر سکتا طبیعت میں مستقل طور پر اطمینان اور سکون نہیں ہے۔ اور دماغ پر ایک بوجھ سا رہتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان اثرات کو بھی دور فرمائے۔ اور اس نے مجھے صحت بخش کر جو معجزہ ظاہر فرمایا ہے۔ اس معجزہ کو خود ہی اپنے فضل سے کامل کر دے۔ تا پھر مجھے پہلے کی طرح خدمتِ دین کی توفیق مل سکے۔

## صحت کا انحصار دواؤں سے زیادہ دعاؤں پر ہے

فرمایا بیماری کے جو اثرات ابھی باقی ہیں۔ ان کو ڈاکٹر زیادہ تر اعصابی مرض قرار دیتے ہیں۔ اور جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک خواب میں بھی بتایا ہے۔ ان اثرات کے دور ہونے کا انحصار دواؤں سے زیادہ دعاؤں پر ہے۔ پس دوست میری صحت کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالےٰ میں سب قدرت ہے وہ اگر چاہے تو ایک اشارے کے ساتھ مجھے صحت عطا فرما سکتا ہے۔

## دین کی خدمت کا عزم کرو

حضور نے فرمایا میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت کرے۔ اور اس جلسے کو آئندہ سینکڑوں جلسوں کے بابرکت سلسلہ کی ایک کڑی بنا دے۔ ہماری آئندہ نسلوں کو یہ عہد اور عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ یکے بعد دیگرے دین کا بوجھ اٹھاتی چلی جائیں گی۔ اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں کبھی بھی کوتاہی سے کام نہ لیں گے ہمارے نوجوانوں کو خصوصیت کے ساتھ یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ نہ صرف اپنے ایمان کو قائم رکھیں گے۔ بلکہ اسی ایمان کے تسلسل کو نسل در نسل وقف کے سلسلہ کو قائم کر کے ترقی دیتے چلے جائیں گے۔ تم اپنی نسلوں میں وقف کی عظمت و اہمیت کا احساس پیدا کرو۔ تا اگر وہ خود وقف نہ کر سکیں۔ تو کم از کم وقف کرنے والوں کی خدمت کا جذبہ ان میں ضرور قائم رہے تم یہ نہ سمجھو کہ اگر تمہارا بھائی خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف نہ کرتا تو وہ زیادہ کماتا۔ بلکہ یہ سمجھو کہ اللہ تعالےٰ نے شاید اس واقف زندگی بھائی کے طفیل ہی تمہیں رزق کی فراوانی عطا فرمائی ہے۔

## دینی تعلیم کی اہمیت

حضور نے فرمایا سب سے بڑھ کر یہ کہ تم قرآن مجید۔ احادیث۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ کے دیگر لٹریچر کا مطالعہ کر کے اپنی دینی تعلیم کو مکمل کرو تا تم میں دین کے ساتھ سچی محبت پیدا ہو یاد رکھو دین کی تعلیم بڑی اہم چیز ہے۔ اسی کے ذریعہ تم اپنے اور اپنی اولاد کے اندر دین کی عظمت کا احساس پیدا کر سکتے ہو۔

اب میں دعا کروں گا دوست بھی اس دعا میں میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس جلسے کو مبارک کرے۔ تقریریں کرنے والوں کو یہ توفیق دے کہ وہ صحیح اور سچی باتیں بیان کریں۔ اور تقریریں سننے والوں کو یہ توفیق دے کہ وہ ان باتوں کو اپنے دل کی گہرائیوں میں جگہ دے سکیں۔ اور ان پر عمل کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے نوجوانوں کو ایسا اخلاص بخشے۔ کہ وہ عمر کے لحاظ سے نیچے ہونے کے باوجود عقل اور ایمان کے لحاظ سے بوڑھوں کی طرح تجربہ کار ہوں۔

## ابراہیمی ایمان

فرمایا اگر تم میں سے ہر ایک یہ عہد کر لے۔ تو ایسا ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ صرف ارادہ اور عزم کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ تمہیں بھی ابراہیمی ایمان عطا فرما سکتا ہے۔ ایسا ایمان کہ اگر دنیا تم سے ٹکرائے تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اور خود پاش پاش ہو جائے مگر یہ کام دعاؤں سے ہی ہو سکتا ہے۔ آؤ آج ہم سب مل کر یہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ایسا ہی ایمان بخشے۔ اللہ تعالےٰ ہماری اولادوں کو اور پھر آگے ان کی اولادوں کو پشت ہا پشت تک دین کا بوجھ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان میں ہمیشہ ایسے وجود پیدا ہوتے رہیں۔ جو اللہ تعالےٰ سے تعلق رکھیں۔ اور اس کے دین کو پھیلانے والے ہوں۔ تا ہم اپنے خدا کے سامنے سرخرو ہو جائیں۔ لیکن یہ سب کچھ محض اس کے فضل سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے آؤ ہم اسکے سامنے جھکیں۔ اور اسی کے آگے ہی اپنی التجائیں پیش کریں۔

## بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی اہمیت

حضور نے فرمایا قادیان اور ہندوستان کی جماعتوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھو کہ انہیں کئی قسم کی مشکلات درپیش ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان مشکلات کو دور فرمائے۔ اور اس ملک میں بھی اسلام کی اشاعت و ترقی کے سامان فرمائے تا اس ملک کے باشندے بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور اس طرح مذہب کی بنیاد پر پاکستان اور ہندوستان میں حقیقی اتحاد پیدا ہو جائے۔

**پھر اس وقت یورپ اور امریکہ کے دل بھی اسلام کی طرف مائل ہیں دعائیں کرو کہ اللہ تعالےٰ انہیں بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔ اور ہم بھی اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھ لیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے ان کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔ آمین**

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی اور پھر حضور تشریف لے گئے۔ اور اس طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر اور حضور کی اقتدا میں تمام احباب کی پُرسوز دعاؤں کے ساتھ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا افتتاح ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے تشریف لے جانے کے بعد پہلے اجلاس کی بقیہ کارروائی شروع ہوئی۔ (خورشید احمد)

(الفضل)

---

## بقیہ صفحہ اول

ربوہ ۲۷ر دسمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کل تقریر فرمائی جس میں جماعت احمدیہ کو تلقین فرمائی۔ کہ صداقت شعاری کا شیوہ اختیار کریں اور اسلام کی اشاعت کریں اور سلسلہ کی زیادہ مالی اعانت کرنے کے لئے اپنی اقتصادی حالت سدھاریں اور صنعت و تنی کی طرف زیادہ دھیان دیں۔

ربوہ ۲۹ر دسمبر۔ کل شام ربوہ کا جلسہ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا تیس ہزار سے زیادہ لوگوں نے شرکت کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سیر روحانی کے موضوع پر دو گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک تقریر فرمائی۔ اختتامی دعا بہت درد انگیز تھی۔ اس میں حضور نے قادیان کے درویشوں اور ہندوستانی احمدیوں کے لئے بھی دعا کی تاکید فرمائی۔

## آنحضرت صلعم کی شان مبارک میں گستاخی کے خلاف صدائے احتجاج

پاٹیرا و سوتنتر بھارت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی و امی) کی شان مبارک کے خلاف کسی دریدہ دہن شخص نے ایک ہتک آمیز اشتہار دیا ہے۔ اور ہم مسلمانوں کے دل چھلنی کر دیئے ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے اخبارات اور اشتہار دینے والے کے خلاف کارروائی کر کے ان کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

اسلامیان ہند کا بھی فرض ہے کہ وہ اشاعتِ اسلام کے لئے تن من دھن صرف کر کے کوشش کریں تا آنکہ سب لوگ حضرت صلعم کے دین مبارک سے وابستہ ہو جائیں اور یہ سب سے مظلوم ہستی سب سے زیادہ محمود و محمد بن جائے اور ہر لمحہ ان پر درود شریف پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حقیقی علاج کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

# قادیان میں جماعت احمدیہ کا چونسٹھواں جلسہ سالانہ

## منعقدہ ۲۶/۲۷/۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء

### انتظامات جلسہ اور مہمانان کی آمد

۱۵ دسمبر کا آخری عشرہ) اپنے ساتھ ان اجتماعی برکات کو بھی لایا جن کے بارہ میں آج سے چونسٹھ سال پیشتر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی تحریرات میں ذکر فرمایا تھا۔

گو ایک طرف اکناف ملک سے سعید روحیں یاتین من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق کا منظر پیش کرتی ہوئی سخت سردی میں دور دراز کا سفر طے کر کے مرکز احمدیت میں آ پہنچیں تو دوسری طرف قادیان میں مقیم درویشان اپنے معزز مہمانان کی مہمان نوازی کے ضروری انتظامات میں مشغول تھے۔ چنانچہ ۱۲ دسمبر سے باقاعدہ طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی زیر ہدایات یہ کام شروع ہوگیا۔ درویشان کو مہمانوں کی مختلف خدمات پر متعین کر دیا گیا۔ اگرچہ بعض پاکستانی دوست انڈو پاکستانی پاسپورٹ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انفرادی طور پر مختلف اوقات میں قادیان پہنچے۔ لیکن مخصوصیت سے جلسہ میں شمولیت کی خاطر پاکستان سے آنیوالا ۴۲ افراد پر مشتمل قافلہ مورخہ ۲۵ دسمبر کو قبل از نماز مغرب محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ لاہور کی امارت میں پہونچ گیا۔

اس طرح پاکستان اور بھارت سے آنے والے دوستوں کی خاصی تعداد بروقت مقامات مقدسہ میں حاضر ہوگئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

### پہلے روز کی کارروائی

۲۶ دسمبر کو پونے دس بجے صبح جلسہ سالانہ کے پہلے روز کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ پاکستان عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن مجید اجتماعی دعا اور پھر نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پیغام آپکے لخت جگر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے پڑھکر سنایا (یہ پیغام دوسری جگہ درج کیا گیا ہے) احباب اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی زیارت کرنے اور آپکے حیات بخش کلام کے سننے کیلئے ہی دارالامان آیا کرتے تھے اب اسی بے تابی کیساتھ حضور کا پیغام سنتے ہیں۔ اور پھر اس پیغام کا حضور ہی کے صاحبزادہ کے منہ سے سننا قند مکرر کا سا رنگ رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بعد ازاں حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کا مضمون "ذکر حبیب" کے دلکش موضوع پر محترم صاحبزادہ صاحب ہی نے سنایا۔

"ذکر حبیب" کے عنوان سے حضرت بھائی جی نے بیان کیا کہ ۱۸۹۵ء میں جب میں پہلی بار قادیان آیا اور مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رض اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رض نے عرض کیا کہ یہ مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ لیکن حضور نے مقامی ہندوؤں کی طرف سے فتنہ انگیزی کے خدشہ کا اظہار کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے یہ عرض کرنے کی توفیق دی کہ حضور! میں نے حضور کی دو کتابیں پڑھی ہیں۔ اس پر حضور نے مجھ پر نظر ڈالی اور دریافت فرمایا کہ کونسی کتابیں پڑھی ہیں ان کتابوں کا نام عرض کرنے پر حضور نے مجھے قبول فرمالیا اس سے ظاہر ہے کہ حضور کی کتب کا مطالعہ اس قدر اہمیت رکھتا ہے کہ حضور نے اپنے دو جلیل القدر صحابہ کی سفارش تو قبول نہ فرمائی۔ لیکن اپنی دو کتب کے مطالعہ کا ذکر آنے پر مجھے قبول فرمالیا اور کسی فتنہ انگیزی کی پرواہ نہ کی۔

نیز حضرت بھائی جی نے بتایا کہ حضور نے مجھے راجپوتانہ کی ریاست کوٹہ میں اپنے ایک عزیز مکرم مرزا احسن بیگ صاحب رض مرحوم کے ساتھ رہنے کا ارشاد فرمایا۔ اور جب بھی میں وہاں سے آنے کا ارادہ کرتا تو مرزا صاحب موصوف حضور کی خدمت میں لکھ دیتے اور حضور فرماتے کہ میاں عبدالرحمٰن! تم ہماری خوشی چاہتے ہو تو وہیں ٹھہرو۔ چنانچہ حضور کی خوشنودی کی خاطر میں وہیں ٹھہرا رہا۔ حتیٰ کہ ایک جنگلی جانور سے زخمی ہونیکے باعث میں کئی سال کے بعد واپس آیا۔ اور مرزا صاحب موصوف نے ایسی حالت میں مجھے روکنا مناسب خیال نہ کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس نے حضور کی اطاعت کے بدلے اس فضل کو نوازا۔ چنانچہ حضور نے اپنے آخری سفر لاہور میں مجھے شرف رفاقت بخشا۔ بلکہ وصال کی آخری رات جبکہ حضور کو بہت کرب تھا اور صرف حضرت حافظ حامد علی صاحب رض حضور کی خدمت میں تھے حافظ صاحب نے مجھے آکر جگایا اور کہا کہ حضور نے مجھے یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ اسی وقت میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور وصال تک خدمت کا موقعہ پایا۔ بلکہ تدفین تک معیت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

آپ کے بعد مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے "زندہ خدا" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ موجودہ زمانہ میں لوگوں کے خدا تعالیٰ پر اعتقاد میں کمی واقع ہوگئی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے پوری قوت سے اس اعتقاد کو بحال کرنا چاہا اور بتایا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے اور وہ اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے۔ چنانچہ آپ نے روس کے جابر بادشاہ زار کی تباہی کی پیشگوئی فرمائی۔ اور ملکہ وکٹوریہ کے پڑ اس زمانہ میں سلطنت برطانیہ کے چند سال میں کمزور ہو جانے اور جماعت احمدیہ کے قادیان سے ہجرت کر جانے کی قبل از وقت خبریں دیں جو اپنے وقت پر حیرت انگیز طور پر پوری ہوئیں پہلا اجلاس دس بجے سے ایک بجے تک رہا۔

### دوسرا اجلاس

ظہر و عصر کی نمازیں جمع ہونے کے بعد دوسرا اجلاس اڑھائی بجے سے ۵ بجے تک زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر ایم۔ اے۔ ایل ایل بی خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رض منعقد ہوا پہلی تقریر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی تھی جس میں آپ نے "اسلام کے نظریہ نجات" پر بحث کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام بمقابلہ دیگر مذاہب یہ کہتا ہے کہ یہی نجات نہیں کہ تم دوزخ کی آگ سے بچ جاؤ بلکہ انسان جس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسکو حاصل کر لینا حقیقی نجات ہے۔ جسے قرآن نے "فلاح" کے نام سے پکارا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے کس طرح انسان کے لقاء الٰہی کے حصول کے طریق بتائے اور اس اعلےٰ مقام تک پہنچنے کے رستے آسان کر دیئے آخر میں آپ نے حقیقی نجات یافتہ انسان کی علامات بھی بتائیں جن کے مطالعہ سے ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ فی الواقعہ یہ انسان مقصد حیات کو پاگیا اور "حقیقی نجات" کا مقام اسے حاصل ہوگیا۔

بعد ازاں سابق مبلغ بلاد عربیہ مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ دہلی نے "اسلام کے اصولوں کی برتری" پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے جو برابر ساٹھ سال سے یہ پرچار کر رہی ہے کہ ہر ملک کے باشندوں کو اپنے اپنے ملک کی حکومت کا وفادار رہنا چاہیئے۔ چنانچہ ہندو پاک کے لیڈروں کے اقتباسات سنا کر آپ نے بتایا کہ انہوں نے بھی اسی نقطۂ نظر کو پسند کیا ہے نیز بتایا کہ اسلام نے کس طرح کیا ہے کہ دشمنوں سے معافی اور حسن سلوک اور مذہب کی آزادی کی تعلیم دی اس تقریر کیساتھ پہلے روز کی کارروائی ختم ہوئی۔

### دوسرے روز کی کارروائی

۲۷ دسمبر کو پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نارجنٹہ کنٹہ (دکن) منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ کلکتہ نے حضرت بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرۃ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کیونکر حضور صلعم نے مظلوموں کی مدد کی۔ آپ کا مقصد روحانی ترقی تھا نہ کہ دنیوی مال و منال کا حصول۔ چنانچہ جب آپ کی صاحبزادی فاطمہ رض نے ایک موقعہ پر ایک غلام بطور خادم طلب کیا تو حضور نے فرمایا کہ سوتے وقت سبحان اللہ الحمدللہ تینتیس تینتیس بار اور اللہ اکبر ۳۴ دفعہ پڑھ لیا کرو۔ مطلب یہ تھا کہ ان کا دھیان اللہ کی طرف رہے اور مقصد حیات انسانی کو وہ اوجھل نہ کرنے پائیں۔ بعد ازاں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ بمبئی نے "اسلام اور امن عالم" کے موضوع پر تقریر کی جس میں بتایا کہ جو لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ دنیا میں قیام امن کے لئے انہوں نے اصول وضع کئے ہیں۔ دراصل وہ اصول آج سے چودہ سو برس پہلے حضرت بانیٔ اسلام کے بیان فرمودہ ہیں اور اسلام ہی نے قیام امن کے لئے مستقل اصول وضع کر دیئے ہیں۔

بعد ازاں مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے "اسلامی فلسفۂ اخلاق" کے موضوع پر تقریر فرمائی جسمیں بتایا کہ اسلام نے جو اخلاق عہد طفولیت سے بڑھاپے تک کیلئے سکھلائے ہیں وہ اپنے اندر لطیف اور مفید فلسفہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ فلسفہ اخلاق کا اصل محور تخلقوا باخلاق اللّٰہ ہے۔ اسکی تشریح کرنے کے بعد پیدائش انسانی پر فلسفہ اخلاق پر طفولیت و جوانی کے اخلاق جو چلنے پھرنے کھانے پینے کے آداب مجلس سوشل زندگی میں لین دین، تجارت معاہدہ جنگ کے اخلاقی قواعد، عفو و درگذر جرأت علم کے متعلق بیان فرمایا کہ تمام قویٰ انسانی کے جائز افراط و تفریط سے بچکر عقل کے ساتھ ارادۃً استعمال کرنیکا نام اخلاق فاضلہ ہے۔

انسانی زندگی کے تین حالات طبعی۔ اخلاقی۔ روحانی کی تشریح و توضیح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ اسلام کی اخلاقی تعلیمات ہیں جو قرون اولیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے خلفاء راشدین نے عملی طور پر پیش کئے۔ اور موجودہ زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے خلفاء اور آپکی جماعت میں نمایاں طور پر مشاہدہ کئے جاتے ہیں۔

### دوسرا اجلاس

ظہر و عصر کی نمازیں جمع ہوئیں بعد ازاں زیر صدارت مکرم حکیم خلیل احمد صاحب دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ بعد تلاوت و نظم مکرم مولوی عبدالسلام صاحب عمر ایم اے۔ ایل ایل بی نے "احمدیت کی بین الاقوامی حیثیت" پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ خلق آدم سے تا ایندم تمام اوتار اور رشی ایک ہی پیغام لاتے رہے ہیں یعنی یہ کہ اپنے حقیقی خالق و مالک کے آستانہ پر جھک جاؤ اور اسے واحد مانو۔ اور ابتداء میں ایسی آواز کے کمزور اور ناقابل توجہ ہونیکے باوجود ایسی آواز بالآخر غالب آجاتی رہی۔ چنانچہ بدھ مہاراج۔ شری کرشن مہاراج۔ شری رامچندر جی مہاراج۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت یحییٰ۔ حضرت محمد۔ بابا نانک جی وا ان سب بزرگ ہستیوں کا یہی واحد پیغام تھا جو کہ بالآخر بہت جلد غلبہ پاگیا اور اسی عالمگیر پیغام کو پہنچانے کیلئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ظاہر ہوئے۔ اور چونکہ یہ عالمگیر پیغام ہمیشہ ہی قبول کر لیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایک یقین کرنا اور اسکی طرف جھکنا ہی بنی نوع انسان کے تمام روگوں کا واحد علاج ہے۔ اسلئے یقیناً حضرت مرزا صاحب کا پیغام اور جماعت ایک بین الاقوامی حیثیت رکھتے ہیں اور اسکی یہ حیثیت رکھتے ہیں اور اسکی یہ حیثیت بہت جلد نمایاں ہو جائیگی۔

بعد ازاں مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل نے "دنیا کے مہاپرش" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام تمام اقوام کے اوتاروں اور رشیوں پر ایمان لانے اور ان کی عزت و تکریم کرنیکا حکم دیتا ہے اور ہم تمام اقوام کے بزرگوں کو اپنا بزرگ سمجھتے ہیں کیونکہ وہ پرمیشر کیطرف سے انسان کی بہبودی کیلئے ظاہر ہوئے تھے۔ اس ضمن میں آپنے حضرت مرزا صاحب کے متعلق بتایا کہ آپکے موجودہ امام جماعت (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی ولادت سے پہلے آپکی پیدائش اور پھر ترقی کی خبریں اللہ تعالیٰ سے علم پاکر دنیا پر ظاہر کیں جو نہایت موافق حالات میں بعینہٖ پوری ہوئیں۔

اسکے بعد دو نظمیں سری کرشن جی مہاراج اور باوا نانک جی کی تعریف میں پڑھی گئیں جن میں حضرت بانیٔ اسلام اور ان دونوں بزرگوں کی جے کے نعرے بلند کئے گئے۔ (باقی صفحہ ۔۔ پر)

# ربوہ کے افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر کی کارگذاری

صبح ساڑھے ۹ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر اور اجتماعی دعا کے بعد جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ اجلاس کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو دمشق کے السید سلیم الجابی نے کی بعدہٗ مکرم ثاقب صاحب زیروی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنی ایک نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر رشد و اصلاح نے ذکر حبیب کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر کی۔ جس میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے معمولات اخلاق عالیہ اور مہمانوں اور احباب کے ساتھ محبت و شفقت سے متعلق بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

## بہترین وظیفہ

دوران تقریر میں آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے کے گروہ صوفیا کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ مسلمانوں میں اس وقت دو گروہ پائے جاتے ہیں ایک گروہ تو مودودیوں کا ہے۔ جو محض قتل و قتال میں الجھے ہوئے ہیں۔ اور اسی کو اسلام سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک انسان خدا تک نہیں پہونچ سکتا۔ دوسرا گروہ ایک خاص قسم کے صوفیا کا ہے جنہوں نے خدا تک پہونچنے کے لئے اپنی طرف سے عجیب و غریب وظیفے بنا رکھے ہیں۔ اور عبادت کے عجیب عجیب طریقے نکالے ہوئے ہیں۔ انہوں نے خدا تک پہونچنے کے راستوں کو اس قدر پیچیدہ اور دشوار گذار بنا دیا ہے کہ جن پر چلنا عام لوگوں کے لئے ممکن نہیں رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ خدا سے دور ہٹتے جا رہے ہیں آپ نے بتایا حضور علیہ السلام بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ دونوں طریق درست نہیں ہیں۔ اصل وظیفہ یہی ہے کہ انسان الحمد شریف درود شریف اور استغفار کا ورد رکھے۔ اور نمازوں کو سنوار کر ادا کرے۔ اس ضمن میں حضور علیہ السلام اس امر پر بھی اکثر زور دیا کرتے تھے۔ کہ ہمارے سلسلہ کا خاص وظیفہ جو عمل سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ خدمت دین اور تبلیغ اسلام ہے۔ جو شخص بھی اپنے مال وقت اور جملہ صلاحیتوں کو اس میں لگا دے گا۔ روحانی مدارج میں ترقی کے دروازے اس پر کھل جائیں گے۔ حضور علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ نیکی وہ ہے کہ جو حالات اور وقت کے مطابق کی جائے۔ آج زمانہ کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ دنیا میں اسلام کے پیغام کو پھیلایا جائے۔ پس جو شخص اپنی جان و مال۔ وقت اور صلاحیتوں کو اس راہ میں خرچ کرتا ہے۔ وہ صحیح معنوں میں نیکو کار انسان ہے۔ اس کی نمازیں اور دعائیں اللہ تعالےٰ کے ہاں مقبول ٹھہریں گی۔ اور اس کا خدا سے تعلق جوڑنے کا موجب ہوں گی۔ آپ نے بتایا حضور علیہ السلام عام طور پر سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم کا ورد رکھتے تھے اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اور یا ربّ السمٰوٰت والارض پڑھا کرتے تھے۔

## اخلاق فاضلہ

محترم چوہدری صاحب نے حضور علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ کا ذکر کرتے ہوئے مہمانوں کے ساتھ حسن سلوک اور محبت و شفقت کا خاص طور پر ذکر کیا اور اسی ضمن میں بتایا کہ جب کوئی مہمان آتا تو حضور بہت خوش ہوتے تھے۔ اور جب اس کے جانے اور اس کو الوداع کہنے کا وقت آتا تو حضور کی طبیعت مغموم اور افسردہ ہو جاتی تھی۔ اکثر حضور مہمانوں سے اپنے قیام کو لمبا کرنے کی خواہش فرماتے۔ خود مہمانوں کا اشتیاق سے آنا اپنے اندر ایک خدائی نشان رکھتا تھا۔ کیونکہ خدا نے آپ کو خبر دی تھی۔ کہ یاتیک من کل فج عمیق دیاتون من کل فج عمیق۔ دوسرے جو لوگ تحقیق حق کے لئے آتے تھے۔ ان کی آمد پر حضور کو اس لئے خوشی ہوتی تھی کہ شاید ان کے دوران قیام میں خدا تعالےٰ کوئی نشان ظاہر فرما دے۔ جو خود ان کے لئے اور دوسرے لوگوں کے لئے قبول حق کا ذریعہ بن جائے۔

پھر حضور اپنے خدام سے اس قدر محبت اور شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ کہ ان میں سے ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ حضور علیہ السلام کو مجھ سے بے حد محبت ہے۔ محترم چوہدری صاحب نے بتایا کہ جب میں گورنمنٹ کالج میں پڑھتا تھا تو حضور علیہ السلام ازراہ شفقت اپنی ہر نئی تصنیف شائع ہونے پر مجھے بذریعہ ڈاک مفت بھجوا دیتے تھے۔ اس طرح مجھے حضور کی طرف سے متعدد کتب موصول ہوئیں جب میں کسی تعطیل کے دن لاہور سے قادیان نہ پہنچتا تو حضور دریافت فرماتے کہ فتح محمد نہیں آیا جب میں لاہور واپس جانے لگتا۔ تو بسا اوقات مجھے رخصت کرنے کے لئے دروازے پر تشریف لے آتے تھے۔ اس زمانہ میں میں صرف ایف اے کا ایک نو عمر طالب علم تھا۔ مجھے کسی لحاظ سے بھی کوئی اہمیت حاصل نہیں تھی۔ اس کے باوجود مجھ ناچیز پر محبت و شفقت کا یہ عالم تھا۔ کہ گویا میں حضور کو سب سے زیادہ عزیز ہوں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ میرے ساتھ ہی نہیں بلکہ تعلق رکھنے والے سب خدام کے ساتھ ہی حضور کے مشفقانہ سلوک کا یہی حال تھا۔

## مامور من اللہ کا شاندار اسوہ

ایسے بہت سے واقعات بیان کرنے کے بعد محترم چوہدری صاحب نے تقریر کے آخر میں اس الزام کا نہایت تفصیل سے جواب دیا۔ کہ نعوذ باللہ حضور علیہ السلام نے گورنمنٹ کی بیجا تعریف و توصیف سے کام لیا۔ اس ضمن میں حضور علیہ السلام کے اسوۂ مبارک پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ حضور نے ان کے نظم و نسق اور قیام امن کی بے شک تعریف فرمائی۔ کیونکہ انصاف کا تقاضا یہی تھا۔ لیکن ساتھ ہی حضورؑ نے ایک مامور من اللہ کی حیثیت سے انگریز اور دیگر یورپی اقوام کے عقائد اور ان کے کردار کا باطل ہونا نہایت صراحت کے ساتھ پیش فرمایا۔ اور اس امر کو ان پر واضح کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ حضور نے ان کی مذہبی حیثیت کے لحاظ سے انہیں یاجوج ماجوج قرار دیا۔ اور بتایا کہ یہ دونوں نام ایک ہی قوم کی دو مختلف حیثیتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس کے بالمقابل حضورؑ نے اپنے متعلق اعلان فرمایا۔ کہ میں ذوالقرنین ہوں صلیب جو ان کی مذہبی حیثیت ظاہر کرتی ہے میرے ذریعہ ٹوٹے گی۔ اور میرے آنے سے ان لوگوں کے سیاسی مظالم اور تعدی سے مسلمانوں اور دیگر اقوام کو نجات ملے گی۔ اس ضمن میں محترم چوہدری صاحب نے قرآن مجید اور حضور علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں یاجوج ماجوج کے انجام اور بالا قیام کے نابود ہو جانے والے سیاسی اقتدار کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور بتایا کہ جہاں ایک طرف مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے وسیع نظام کے ذریعہ کسر صلیب کی پیشگوئی نہایت شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ وہاں یاجوج ماجوج کی باہمی آویزش اور خونریز جنگوں کے بعد ان کے مقبوضہ اور ماتحت ممالک ایک ایک کر کے آزاد ہوتے جا رہے ہیں۔ اور وہ وقت قریب آ رہا ہے کہ جب ساری دنیا اسلام قبول کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی میں آ جائے گی۔ پھر دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا ہوگا۔ پس گورنمنٹ انگلشیہ اور مغرب کی بالا دست طاقتوں کو مخاطب کرتے ہیں حضورؑ نے جو طرز عمل اختیار فرمایا۔ اس سے حضورؑ کی ماموریت شان نہایت نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے۔ حضورؑ کا یہ اسوۂ مبارک بذات خود حضور علیہ السلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔

## اسلام اور کمیونزم

محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی ایمان افروز تقریر کے بعد محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے "اسلام اور کمیونزم" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلام اور کمیونزم کے اقتصادی نظاموں کا خاکہ پیش کر کے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کہ بنی نوع انسان کی اقتصادی مشکلات کے بارے میں اسلام کا پیش کردہ حل اصولاً اور عملاً کیا صورت و شکل رکھتا ہے۔ اور کمیونزم نے جو نظریات اور طریق عمل انسانی سوسائٹی کی مشکلات حل کرنے کے لئے تجویز کئے ہیں۔ ان کی اسلامی نظریات اور طریق عمل کے سامنے کیا حقیقت و وقعت ہے؟ آپ نے دوران تقریر میں ان دونوں نظاموں کے صرف اصولی نظریات ہی پیش نہیں کئے۔ بلکہ ان کے عملی پہلوؤں کو بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ اس ضمن میں آپ نے جہاں ایک طرف مسلمانوں کے زمانہ اقتدار میں اسلام کے مطابق اقتصادی کارفرمائی اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے متوازن معاشرہ پر روشنی ڈالی۔ وہاں دوسری طرف روس میں کمیونسٹ نظریات کی بدولت پروان چڑھنے والے معاشرہ کا بھی وضاحت سے ذکر کیا۔ اور اس طرح بتایا۔ کہ اسلام کے اقتصادی نظام کے تحت دنیا میں ایک ایسا معاشرہ ابھرا۔ کہ جس میں افراد نہ آزادی ضمیر اور نشاط عمل سے محروم تھے۔ نہ محنت کے معاوضہ سے محرومی کا کوئی امکان تھا۔ اور نہ لوگوں کو طوعی رنگ میں دوسرے ساتھیوں کے لئے اپنی کمائی سے خرچ کرنا دوبھر تھا۔ تمام افراد ایک ایسی تربیت کے زیر اثر جو انسان کی فطرت کی گہرائیوں میں سے پیدا ہوتی ہے۔ خالق فطرت کے ساتھ اس طرح مربوط نظر آتے تھے۔ کہ اگر ان میں سے کسی کے پاس تھوڑا ہوتا تب بھی اس کا نفس مطمئن اور بے نیاز رہتا تھا۔ اور اگر کسی کے پاس وافر مقدار میں دولت ہوتی تب بھی اس کا نفس اپنی دولت میں سے اپنی ضرورت کو محدود رکھتا اور اسے اپنے ماسوا بندگان خدا کی بہبودی میں طوعی طور پر خرچ کرنے میں راحت محسوس کرتا۔ اس کے بعد محترم شاہ صاحب نے روسی معاشرے کا نقشہ پیش کرتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ نہ کمیونسٹ روسی تجربہ کا میں معاوضہ کا فرق اور چھوٹے بڑے کا امتیاز اب تک مٹایا جا سکا ہے۔ اور نہ سرمایہ دارانہ جمہوری نظام میں ان دونوں لادینی نظاموں کے زیر اثر حرص و آز کی اس آگ میں کوئی کمی آئی ہے۔ جو اموال جمع کرنے کے متعلق عوام کے دلوں میں سلگ رہی ہے۔ نہ نظام کے چلانے والوں کو اطمینان و سکون حاصل ہے۔ اور

ان کے ماتحت رہنے والے باشندے ہی مطمئن ہیں۔ البتہ دلفریب نظریوں اور طفل تسلیوں کے پیچھے افراد بشری کی تسخیر اور مال و دولت جمع کرنے کی حرص و آز حکومتوں کی ڈپلومیٹک مشینریوں میں چھپی ہوئی ہے۔ اور فساد فی الارض کی ایسی بنیاد پڑی ہے کہ جس سے اقوام عالم کے لئے زندگی اور موت کا خطرہ دن بدن شدت اختیار کرتا جا رہا ہے

## اسلام اور کمیونزم کا باہمی اختلاف

دوران تقریر میں محترم شاہ صاحب نے اسلام اور کمیونزم کے اقتصادی نظاموں کے بنیادی اصول وضاحت سے پیش کرنے کے بعد بتایا کہ اسلام کو کمیونزم کی غرض و غایت سے ہرگز انکار نہیں۔ اور وہ اس امر کا حامی ہے۔ کہ افراد کو ضروریات زندگی حاصل ہوں۔ وہ حکومت کا یہ اولین فرض قرار دیتا ہے۔ کہ وہ دیکھے۔ کہ ہر ایک کو غذا۔ لباس۔ رہائش اور تعلیم و تربیت کی بنیادی ضرورتیں مہیا ہو رہی ہیں یا نہیں۔ لیکن اسلام کو کمیونزم کی جس بات سے شدید اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ یہ سارک غرض و غایت جبر و اکراہ اور غیر فطرتی طریقے سے حاصل کی جائے۔ کمیونزم جبر و اکراہ کے ذریعے انفرادی ملکیت کو مٹا کر یہ غرض و غایت پوری کرنا چاہتا ہے۔ برخلاف اس کے اسلام نے فرد بشری کی ملکیت اور فرد بشری کی انتخاب عمل میں آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے وہی غرض پوری کی ہے۔ جو کمیونزم گذشتہ نصف صدی کے تجربوں کے بعد بھی اب تک پوری نہیں کر سکا ہے۔ محترم شاہ صاحب نے بتایا کہ جبر و اکراہ کے ذریعہ انفرادی ملکیت کو مٹانا بظاہر اتنا خطرناک نظر نہیں آتا۔ لیکن یہ نظریہ عمل جامہ پہنتے وقت اپنی غیر فطری نوعیت کے باعث اس قدر پیچیدہ در پیچیدہ ہوتا چلا جاتا ہے کہ جس کے نتیجہ میں زندگی کا کوئی شعبہ بھی اس کی زد میں آئے بغیر نہیں رہتا۔ نشوونما مفقود ہو جانے کے باعث ترقی کے راستے مسدود ہو جاتے ہیں۔ لیکن جبر و اکراہ کے بل پر انسانوں کو حیوانوں کی طرح کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ تا کہ ترقی کی رفتار کم نہ ہونے پائے۔ اس طرح سارے نظام میں جبر و اکراہ کے تسلط کے بغیر کوئی چارہ کار باقی نہیں رہتا اور بلا ارادہ و بلا اختیار اور آزاد انسانوں کو لا دو جانوروں کی حیثیت دیدی جاتی ہے۔ اسی کے ثبوت میں آپ نے روسی معاشرے میں جبر و اکراہ کی کارفرمائی کا نقشہ تفصیل سے پیش کر کے بتایا یہی ایک چھوٹا سا نظریہ جب عملی جامہ پہنتا ہے تو کس طرح زندگی کے ہر شعبہ میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔

## اسلامی اصولِ اقتصاد کی امتیازی خوبی

جبر و اکراہ کی ان مختلف صورتوں کو بیان کرنے کے بعد جو کمیونزم کے نظریاتی اور عملی پروگرام کا حصہ ہیں۔ محترم شاہ صاحب نے فرمایا۔ اسلام ان میں سے ایک کے ساتھ بھی اتفاق نہیں کرتا۔ بلکہ ان کا شدید مخالف ہے۔ اسلام اپنی بے مثل تعلیم کے ذریعہ فطرت انسانی کے اخلاقی تقاضوں اور قدروں کو فرد کے ذہن میں اجاگر کر کے اسے ایک ممتاز اور بلند ترین افق پر لا کھڑا کرتا ہے وہ انسان کی فطرت کے روحانی تقاضوں سے اپیل کرتے ہوئے محبت الہیٰ کے جذبات کو اس میں نمایاں کرتا ہے۔ یہ روحانی امر اسلام کا اصل الاصول اور طغرائے امتیاز ہے۔ وہ اسی مقدس محرک کے ذریعہ سے انسان کو مخلصین کے اس گروہ میں شامل کر دیتا ہے۔ جو بنی نوع انسان کے لئے بے نفس اور اعلےٰ درجے کا خادم گروہ ہے۔ سچے مسلم کی فطرت بغاوت اور ہر تخریبی کارروائی سے نفرت کرتی ہے۔ وہ صلح جو اور صلح کار اور سلامت رو ہے۔ غرض اسلام جہاں کمیونزم کی اصل غرض و غایت میں کہ سب کے لئے کھانے پینے اور رہنے سہنے کے سامان مہیا ہوں۔ معاشرے میں افراد کے درمیان مساوات اور خوشگواری کی صورت پیدا ہو۔ مگر اس غرض و غایت کے لئے جو طریقے کمیونزم نے اس وقت تک تجویز کئے ہیں۔ ان میں سے ہر غیر فطری طریق سے وہ سخت اختلاف رکھتا ہے۔

تقریر کے آخر میں محترم شاہ صاحب نے کمیونسٹوں کی تخریبی روش اور حصول اقتدار کے معاندانہ طریقوں پر روشنی ڈالی۔ اور اس وجہ سے دنیا کے مختلف علاقوں میں بدامنی اور فساد کی جو طرح پڑی ہے۔ اس کا بھی ذکر کیا۔ اور مسلمانوں کو متنبہ فرمایا۔ کہ وہ کمیونزم کے بڑھتے ہوئے خطرہ سے خبردار رہیں۔ آپ نے قرآن مجید کی بعض آیات سے استنباط کرتے ہوئے احباب جماعت سے بھی اسلام اور پیغام احمدیت کے نام پر اپیل کی۔ کہ وہ اس وقت کے لئے اپنی تیاری کو تیز تر کر دیں۔ کہ جب دنیا کی طاغوتی طاقتیں آپس میں ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں گی اس وقت تک جب یہ عظیم الشان حادثہ دنیا میں برپا ہو۔ وہ اپنے آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن کردہ مینارہ ہدایت کو روشن سے روشن تر کرتے چلے جائیں۔ اور اسلام کا سلامتی والا جھنڈا بلند سے بلند تر ہو۔ تا دنیا کی تھکی ماندی مایوس قومیں اس کے نیچے سلامتی و امن کا سانس لیں۔ اور یہ اسی وقت ہوگا جب ہم پوری مستعدی اور پوری محنت سے اسلام کا نور پھیلانے اور اس کے سلامتی کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے کوشاں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ محترم شاہ صاحب کی تقریر کے بعد ۱۲ بجے دوپہر کے قریب اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

# قادیان میں مستورات کا جلسہ سالانہ

## منعقدہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۵ء

(از سیدہ امت القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

جماعت احمدیہ کا چونسٹھواں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ اس مرتبہ زیادہ حاضری کے متوقع ہونے کے پیش نظر زنانہ جلسہ گاہ مولوی عبد المغنی صاحب کے مکان سے ملحقہ چار دیواری کے اندر کیا گیا۔ جہاں سات سو سے اوپر مستورات کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ جلسہ کے تین دنوں میں دو دن یعنی ۲۶ر دسمبر اور ۲۸ر دسمبر کو مردانہ پروگرام لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ زنانہ جلسہ گاہ میں سنا گیا۔ اور ۲۷ر دسمبر کو مستورات کے لئے اپنا علیحدہ پروگرام رکھا گیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ گذشتہ سالوں میں پروگرام اچھی طرح سنائی نہ دینے کی وجہ سے اس سال مستورات کے پروگرام میں بھی لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ جس کی وجہ سے پروگرام نہایت عمدگی سے سنا گیا۔

۲۷ر دسمبر بروز منگل صبح ساڑھے دس بجے زیر صدارت محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی عبد السلام صاحب جلسہ کے پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ چونکہ پہلے اجلاس میں دو مردانہ تقریریں تھیں۔ لیکن مکرمی عبد اللہ صاحب گیانی کے نہ آنے کی وجہ سے پروگرام میں تبدیلی کر دی گئی۔ اس لئے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ اہلیہ عبد اللہ صاحب فاضل نے حیوٰۃ آخرہ پر نصف گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں انہوں نے قرآن کریم کی آیات سے کہ موت کے بعد کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد ہی یہ رکھا ہے۔ کہ ہم حقیقی رنگ میں مقام عبودیت حاصل کریں۔ اور مقام عبودیت حاصل کرنے کے لئے وسیلہ ہمارے اعمال ہیں۔ اور ایسے اعمال جو اعمال حسنہ کا درجہ رکھتے ہوں۔ نیز حیوٰۃ آخرہ کے منکرین کے سوالات کے جواب قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں بیان کئے۔

اس کے بعد محترمہ صادقہ خاتون اہلیہ مولوی عبد الرحمان صاحب نے "احمدی خواتین کی ذمہ داریاں" پر نصف گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں انہوں نے جماعت کی مستورات کو مردوں کی طرح اپنے فرائض سمجھنے اور اپنی ذمہ داریوں کو اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ عورت کی مذہبی ذمہ داری بھی ایک مرد کی طرح ہی ہے آخر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مثال بیان کرتے ہوئے کہا کہ آجکل بھی خواتین ایسے اہم کام سرانجام دے سکتی ہیں۔ اگر وہ اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں سمجھ جائیں۔ نیز سب سے بڑی ذمہ داری یعنی تربیت اولاد کیطرف احمدی خواتین کی توجہ دلائی

اس کے بعد مکرمی مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ کلکتہ نے مستورات میں ڈیڑھ گھنٹہ کی تقریر فرمائی۔ انکی تقریر کرنے کیلئے پردہ کا خاص انتظام کر دیا گیا تھا۔ جس میں انہوں نے آج سے چودہ سو سال قبل عرب کی عورتوں کی حالت کا نقشہ کھینچ کر بتایا کہ کن حالات میں اسلام نے جنم لیا۔ اور پھر کن حالات کا مقابلہ کیا۔ پھر اُن حالات کو سامنے رکھ کر جب دیکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم نے عورتوں کے لئے کتنا بڑا کام کیا۔ اور اسلام کی تعلیم کے مطابق عورتوں کی تربیت بہترین رنگ میں فرمائی۔ اور ان کی عزت اور احترام کو قائم کیا تو ہمارا دل آپ کی محبت سے بھر جاتا ہے۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔ حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا حضرت رابعہ بصریؒ۔ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کے علم۔ بہادری اور شجاعت اور عقلمندی کے شاندار کارنامے نہایت تفصیل سے سنائے۔ کہ یہ وہ عورتیں تھیں جو ایک دوسرے سے بڑھ کر نظر آتی تھیں۔ آخر میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی مثال دیکر کہا کہ آج بھی اگر ہماری خواتین ان کے نمونوں کو سامنے رکھ کر ایسی صفات اپنے اندر پیدا کریں۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ تو وہ بھی اپنے آپ کو اس رنگ میں ڈھال سکتی ہیں لیکن ضرورت ہے اس بات کی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اصلاح کی کوشش کریں۔ ایک بجے پہلے اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

## دوسرا اجلاس

بعد نماز ظہر و عصر پونے تین بجے زیر صدارت محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی عبد السلام صاحب جلسہ مستورات کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ زبیدہ خاتون اہلیہ حکیم خلیل احمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر پون گھنٹہ تقریر کی جس میں انہوں نے سب سے پہلے ضرورت مسیح کو پیش کیا اور علامات مسیح موعودؑ اور آپکے زمانہ میں انکا پورا ہونا تفصیل سے بیان کیا پھر آپکے دعویٰ کا [illegible]

## (جلسہ سالانہ قادیان بقیہ صفحہ ۲)
## تیسرے روز کی کارروائی

۲۸ر دسمبر کو پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ بعد تلاوت و نظم مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ ربوہ نے "اشتراکیت اور نظام اسلام" کے مضمون پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اشتراکیت اپنے قیام کیلئے جبر کی حامی ہے لیکن اسلام کہتا ہے کہ حکومت کی طرف سے عوام کے لباس۔ رہائش اور خوراک کا انتظام ہونا چاہیئے لیکن وہ ایسے طریق اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے کہ جس سے غریب امیر کا امتیاز تو کم ہو لیکن آپس میں منافرت کا جذبہ نہ پیدا ہو۔ اشتراکیت کے زیر اثر جب امراء سے بزور ملکیت سے محروم کر کے عوام کو اس کا قبضہ دیدیا جاتا ہے تو دونوں طبقات میں کینہ اور عداوت پیدا ہو جاتی ہے اور مظلوم طبقہ اس انتظار میں رہتا ہے کہ کب اسے بدلہ لینے کا موقعہ ملتا ہے لیکن اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں سے دونوں طبقوں میں کینہ و عداوت پیدا نہیں ہوتی جیسا کہ اسلام کے ابتدائی دور میں ایسا کر کے دکھایا گیا۔ اب بھی ان پر عمل کرنا کچھ مشکل نہیں۔

بعد ازاں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ کلکتہ نے "جماعت احمدیہ کے مخصوص عقائد" پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے جہاد کے غلط مفہوم کی تردید کی۔ آپ اس کے ساتھ پرچار کرنے کے حق میں تھے۔

بعد ازاں مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ "آزاد نوجوان" نے انگریزی میں تقریر کی جس میں بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نڈر اور بے خوف بزرگ تھے اس لئے آپ نے جو اصول بھی بیان کئے ان کے تحت خوف کا جذبہ ہرگز کار فرما نہ تھا۔ چنانچہ آپ کے زمودہ اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس حکومت کے ماتحت رہو اس کے فرمانبردار رہو اور اس سے تعاون کرو اسی طرح آپ نے ہندو مسلم اتحاد کی اہمیت کی تلقین اپنی آخری تصنیف میں بیان کی۔ اور فرمایا کہ اس کار خیر کی خاطر گاؤکشی ترک کرنے کی پیشکش فرمائی۔ مکرم آزاد نوجوان صاحب نے یہ بھی بتایا کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح اپنی مساجد میں عبادت سے دیگر مذاہب والوں کو نہیں روکتی۔

بعد ازاں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب نے تقریر کی اور بتایا کہ مذہب ایک نہایت اعلیٰ چیز ہے۔ مذہب انسان کو خدا نما بنا دیتا ہے اور یہ سمجھ میں بھی نہیں آ سکتا کہ کوئی مذہب انسان کو خدا کی مخلوق سے دشمنی کا سبق سکھلائے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مذہب صرف رسم بن کر رہ گیا ہے اور دنیا تباہی کے سامان بنانے میں مصروف ہے۔ ایسے حالات میں احمدیت کی آواز اس بستی سے بلند ہوئی۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان خدا کا ہو جائے۔ اور خدا اس کے دل میں بس جائے۔ مکرم شیخ صاحب نے یہ بھی ذکر کیا کہ قادیان میں مقیم احمدی کس طرح آدھی رات کو بیدار ہو کر رو رو کر دنیا کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ میں لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی تکالیف کے وقت ان کی طرف رجوع کریں۔ بلکہ یہ سمجھیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہر بندے کے لئے بے تاب ہے کہ وہ اس کی طرف رجوع کرے۔ ہر ایک بندہ کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو پکارے۔ وہ ہر ایک کی دعائیں سنتا ہے تا ہر ایک اپنی زندگی کا مقصد پائے۔

### آخری اجلاس

ظہر و عصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔ بعد ازاں زیر صدارت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان آخری اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ کلکتہ نے "سکھ مسلم ہندو اتحاد" کے متعلق تقریر کی جس میں آپ نے حضرت باوا نانک جی رح کی نیک جیون کی بہت سی باتیں سنائیں اور بتایا کہ کس طرح باوا جی نے بادشاہ کی بھی پرواہ نہیں کی اور اس سے کچھ بھی طلب نہیں کیا۔ نیک اور خدا پرست لوگ ہمیشہ پرمیشر پر توکل کرتے ہیں۔ اور جو کچھ درکار ہو اسکی درگاہ سے طلب کرتے ہیں۔

بعد ازاں مکرم الحاج مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ دہلی نے "جماعت احمدیہ کے مستقبل" پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ خدائی جماعتیں ابتدار میں ہمیشہ کمزور ہوتی ہے۔ لیکن پرمیشر کی مدد سے ہمیشہ ہی دوسروں پر غالب آ جاتی ہیں۔ چنانچہ یہی نتیجہ ہم سری کرشن جی مہاراج سری رام چندر جی اور باوا نانک جی اور دیگر بزرگوں کی زندگیوں میں دیکھتے ہیں اور جماعت احمدیہ کی کمزوری کے باوجود یہی اچھا نتیجہ نکلے گا۔ کیونکہ تحریک احمدیت الٰہی تحریک ہے۔

### تاریں

آخر پر محترم صاحب صدر نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اور بھارت اور دیگر ممالک سے آمدہ قریباً دو درجن تاریں سنائیں تا احباب ان کے لئے دعا کر سکیں۔

### وزراء و حکام کے خطوط

نیز آپ نے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب بھیم سین سچر و وزیر آبپاشی جناب چوہدری لہری سنگھ صاحب و وزیر تعلیم جناب لالہ جگت نرائن صاحب اور وزیر محنت جناب چوہدری سندر سنگھ صاحب اور جناب سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر ہفتہ وار "ریاست" دہلی کے خطوط سنائے کہ وہ دیگر مصروفیات کے باعث جلسہ میں شمولیت سے معذور ہیں اور ان کی دلی تمنا ہے کہ جلسہ کامیاب ہو۔

### شکریہ حکام

نیز محترم صاحب صدر نے حکام کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے جلسہ کے انتظامات میں پوری دلچسپی لی بالخصوص جناب گاندھی جی ڈی۔ ایس۔ پی بٹالہ اور جناب بھگت صاحب مجسٹریٹ علاقہ و جناب چوہدری سوبا سنگھ صاحب سب ڈویژنل مجسٹریٹ بٹالہ کہ جو جلسہ میں بھی تشریف لائے۔ اور نیز جناب رگھوناتھ صاحب لرآ بی۔ او سب انسپکٹر قادیان اور ان کے ساتھیوں کا کہ جنہوں نے مقامی طور پر خاص خیال رکھا۔

### جلسہ کی اختتامی دعا

بعد ازاں آپ نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی تا اسلام دنیا میں روحانی طور پر غلبہ حاصل کرے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کی لمبی عمر اشاعت اسلام کے لئے عطا ہو اور تمام جماعت کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق ملے۔ بعد دعا ساڑھے پانچ بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

### انتظامات جلسہ اور آمد مہمانان

جلسہ کا انتظام حسب سابق مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کے سپرد تھا۔ جو بحمد للہ باحسن طریق سر انجام پایا۔

اس دفعہ جلسہ سالانہ پر بھارت کے مندرجہ ذیل مقامات کے دوست شریک ہوئے۔ (۱) کشمیر (آسنور۔ رشی نگر) (۲) جموں (جموں۔ بھدرواہ) (۳) ریاست چمبہ (۴) یوپی (دہلی۔ لکھنؤ وغیرہ) (۵) بمبئی (بمبئی۔ ہبلی) (۶) بہار (بھاگلپور وغیرہ) (۷) اڑیسہ (سونگھڑہ۔ کیرنگ) (۸) دکن (حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ تیاپور۔ چنت کنٹہ یادگیر) (۹) بنگال (کلکتہ۔ بھرت پور) (۱۰) جنوبی ہند (شموگہ وغیرہ)۔

بھارت سے آمدہ زائرین کی تعداد ۲۲۰۰ تھی

### پاکستانی قافلہ

پاکستانی قافلہ جو اکتالیس افراد پر مشتمل تھا زیر قیادت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ پاکستان ایک بس کے ذریعہ سرکاری اسکورٹ کے ساتھ براستہ کالا ناں نظرف مورخہ ۲۶ بروز اتوار ساڑھے پانچ بجے شام پہنچا۔ احباب قادیان نے نعرہ ہائے تکبیر اور اھلاً وسھلاً ومرحبا سے خوش آمدید کہا۔

قافلہ کے علاوہ بھی کم و بیش مزید اسی پاکستانی افراد نے جلسہ میں شمولیت کی۔ پاکستانی قافلہ ۳۰ر دسمبر کو صبح ۹½ بجے بذریعہ لاریاں روانہ ہوا جہاں دیار محبوب کی زیارت سے ان کے دل باغ باغ ہوتے رہے تھے وہاں اب جدائی سے ان کے دل مغموم تھے۔ اور پھر آنے کے لئے متمنی جذبہ اور درویشان قادیان نے نعروں کے ساتھ الوداع کیا۔

### الوداعی پیغام

مکرم امیر قافلہ نے بوقت روانگی یہ پیغام دیا کہ دعائیں کرو دعائیں کرو حتیٰ کہ ایک روحانی انقلاب برپا ہو جائے۔

### ایک جنازہ

مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ ناظر اعلیٰ کی مرحومہ اہلیہ محترمہ ناصرہ خاتون صاحبہ کی نعش کا صندوق ان کے والد صاحب محترم بریلی سے لائے ۲۸ر دسمبر کو بوقت مغرب جنازہ گاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ان کا جنازہ مکرم مولوی صاحب موصوف نے پڑھایا۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

### تلاوت و نظم خوانی

جلسہ سالانہ میں مندرجہ ذیل احباب نے تلاوت قرآن مجید کی بابو محمد یوسف صاحب جموں۔ ملک بشیر احمد صاحب ناصر۔ حکیم محمد الدین صاحب مبلغ حیدرآباد دکن۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی۔ اور مندرجہ ذیل نے نظمیں پڑھیں حکیم قیس صاحب مینائی ملک بشیر احمد صاحب ناصر۔ یونس احمد صاحب اسلم۔

مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے قادیان کے جلسہ سالانہ پر تاریں موصول ہوئی تھیں۔ جن میں انہوں نے سلسلہ کی ترقی اور اپنی بہتری کے لئے دعا کی درخواست کی اور جلسہ قادیان کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ حاضرین کی خدمت میں سلام پہنچانے کی درخواست کی۔

(۱) مکرم سید شاہ محمد صاحب مجاہد جکارتا (انڈونیشیا) (۲) مکرم مولوی صدیق صاحب مبلغ فری ٹاؤن (مغربی افریقہ) (۳) مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب لندن (۴) صدر صاحب جماعت نرائن گنج (مشرقی پاکستان) (۵) مکرم محمد لیسین یا محمد احسن صاحب کولمبو (سیلون) (۶) مکرم صدر صاحب و مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر کولمبو (سیلون) (۷) مکرم غلام احمد صاحب شرق سکندرآباد (۸) مکرم سیٹھ عبدالحی صاحب امیر جماعت یادگیر (دکن) (۹) مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب مظفرپور (بہار) (۱۰) مکرم سید عاشق حسین صاحب مونگیر (بہار) (۱۱) صدیق امیر علی صاحب مالابار کالاز مدراس (۱۲) مکرم بشیر الدین صاحب قائد خدام الاحمدیہ سکندرآباد (دکن) (۱۳) مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ فری ٹاؤن (مغربی افریقہ) (۱۴) مکرم عبدالقدوس صاحب تاجر شاہجہانپور (یو۔ پی) (۱۵) مکرم عبدالرحیم صاحب مالاباری ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) (۱۶) مکرم محمد الیاس صاحب بریلی (یو۔ پی) (۱۷) محمد رفیق صاحب مدراس (۱۸) مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن (۱۹) کمال الدین صاحب مدراس (۲۰) مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ آزاد نوجوان مدراس

(۲۱) مکرم محمد یوسف صاحب وزیرآباد
(۲۲) مکرم عبداللہ صاحب بی ایس سی حیدرآباد دکن
(۲۳) مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیر (دکن)

## بقیہ جلسہ سالانہ مستورات

پیش کر کے آپ کی بہت سی پیشگوئیاں تفصیل سے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح آپکی پیشگوئیاں آپکی زندگی میں ہی بڑی شان سے پوری ہوئیں جن کے گواہ دوسری اقوام کے لوگ بھی ہیں۔ اور کس طرح اس زمانہ میں بھی نہایت صفائی سے پوری ہو رہی ہیں۔ پھر مصلح موعود والی پیشگوئی کو بیان کیا کہ کس شان کے ساتھ وہ اس زمانہ میں ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں نیز کس طرح اس قدر شدید مخالفت کے باوجود خدا تعالیٰ نے ہر قدم پر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو ظاہر کیا۔

پھر خاکسار نے تحریک لجنہ اماء اللہ پر نصف گھنٹہ تقریر کی جس میں لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض اور اس کی تنظیم کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بنصرہ العزیز اس تنظیم کے ماتحت احمدی مستورات سے کیا چاہتے ہیں۔ اور احمدی خواتین نے اس تنظیم کے ماتحت سیدنا حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ کے زیر سایہ علم میں۔ عمل میں۔ مالی قربانی۔ نیکی اور تقویٰ طہارت میں اب تک کس قدر ترقی کی۔ اگر ہماری مستورات اپنے فرائض کو صحیح رنگ میں سمجھ لیں۔ تو وہ دن قریب ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کو ہو ماسوائے مخلوق اس کے آستانہ پر آگرے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں روشنی ہو جائے گا

آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت۔ درازیٔ عمر اور مقاصد کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

آخر میں محترمہ امۃ اللہ صادق صاحبہ پروفیسر لاہور کالج جن کا نام پروگرام میں نہیں تھا لیکن ان کو تقریر کے لئے کہا گیا۔ جس پر انہوں نے بیس منٹ کی تقریر کی کہ اسلام اور احمدیت کیا ہے؟ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تفصیل مختصر طور پر بیان کی۔



خواتین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد مستورات کا جلسہ برخاست ہوا۔ تعداد حاضری سب سے زیادہ ۰۰ ۴ تک ہوئی۔ غیر مسلم خواتین تین سو سے زائد جلسہ میں شامل ہوئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر لے کر گئیں ہندی۔ گورمکھی اور اردو لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ جو کہ غیر مسلم خواتین نہایت خوشی سے لے کر گئیں۔ خدا تعالیٰ ان کو پڑھنے اور اس پر غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## دستکاری کی نمائش

اس سال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دستکاری کی نمائش چھوٹے سے پیمانے پر لگائی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری تمام اشیاء معقول منافع کے ساتھ فروخت ہو گئیں۔ آئندہ سال اس شعبہ کو وسعت دینے کی کوشش کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔



## تشکریہ احباب اور درخواست دعا

۱۔ مکرمی محترمی بخدمت جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن نے اپنی طرف سے چار احباب کے نام ایک ایک سال کیلئے اخبار بدر جاری کروا دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

۲۔ مکرمی محترمی جناب سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ دکن نے اپنی طرف سے تین احباب کے نام ایک ایک سال کیلئے اخبار بدر جاری کروا دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

۳۔ مکرم بشیر احمد صاحب خادم مبلغ چنتہ کنٹہ نے اپنی طرف سے ایک دوست کے نام ایک سال کیلئے اخبار بدر جاری کروا دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

۴۔ مکرمی رشید احمد صاحب الکوٹی لاہور نے کسی مستحق دوست کے نام بغرض تبلیغ ... سال کیلئے اخبار بدر جاری کروایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

۵۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف ربوہ نے کسی مستحق دوست کے نام بغرض تبلیغ تین ماہ کے لئے اخبار بدر جاری کروایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

۶۔ مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر نے ...

۷۔ مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ حیدر آباد دکن نے اخبار بدر کے چھ نئے خریدار بنائے ہیں

۸۔ مکرم سراج الحق صاحب مبلغ تیاپور نے اخبار بدر کے پانچ نئے خریدار بنائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء دعا ہے کہ اخبار بدر کے دش نئے خریدار بنائے ہیں۔

۹۔ مکرم انور محمد صاحب احمدی برادرس ... نے اپنی طرف سے ایک غیر احمدی دوست کے نام ایک سال کیلئے اخبار بدر جاری کیا

## مبلغین ہند کے ذمہ ایک اور فرض
## سیکرٹریان مال مبلغین کا تعاون حاصل کریں

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کی تعمیل میں یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے چندہ جات کی وصولی کی نگرانی کرنا بھی مبلغین کے فرائض میں داخل ہوگا۔ اس فیصلہ کی اطلاع جملہ مبلغین کو نظارت ہذا کی طرف سے دی جا چکی ہے۔ جہاں مبلغین کا یہ فرض ہوگا کہ وہ سیکرٹریان مال کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اور احباب جماعت کو مرکز کی مالی مشکلات کا احساس کرا کر سو فی صدی چندوں کی ادائیگی کے لئے توجہ دلاتے رہیں وہاں سیکرٹریان مال سے بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے مبلغ کا تعاون حاصل کریں۔ اور خود ان کے ساتھ تعاون کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## جملہ مبلغین کی توجہ کے لئے ایک ضروری اعلان

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حالیہ ارشاد میں جملہ مبلغین کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ اور حلقہ کی جماعتوں کے بجٹ کی وصولی کی نگرانی کریں اور اس بات کے ذمہ دار ہوں کہ ان حلقہ کی جماعتوں کے بجٹ کی سو فیصدی وصولی ہو اور وہاں کوئی نادہند یا بقایا دار نہ رہے۔

جملہ مبلغین کو ان کے حلقوں کی جماعتوں کے سالانہ بجٹ سال رواں اصل وصولی آٹھ ماہ اور بقایا کی فہرست نظارت ہذا کی طرف سے بھجوائی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ تمام مبلغین اور تربیتی فرائض کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے عائد کردہ مالی ذمہواری کے کام کی طرف بھی پوری دلچسپی سے متوجہ ہوں گے اور اپنی کوششوں اور اس کے نتیجہ کی اطلاع سے نظارت ہذا کو باقاعدہ مطلع کرتے رہیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

## ضرورت رشتہ

منکہ امیر بیگ سپلائی آفس گونڈہ یو پی عقد ثانی کا خواہش مند ہوں۔ پہلی بی بی اور اس کی چار لڑکیاں موجود ہیں۔ مالی پوزیشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ سے مضبوط چلی آ رہی ہے۔ مستقبل کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ میری تندرستی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے۔ عمر ۳۵-۴۰ کے درمیان ہے۔ لڑکی قبول صورت رنگ سانولا عمر ۱۸ سے ۲۵ سال کے درمیان ہو۔ احمدیت کے دعویٰ و دلائل سے واقف ہو تاکہ عورتوں میں بوقت ضرورت تبلیغ کر سکے۔ یو۔ پی کو ترجیح دی جائے گی۔ ضرورت مند احباب براہ راست خط و کتابت کریں یا

معرفت بابو عبد الرزاق جنتا بیڈ یوسر وس گونڈہ۔